Digitized by Khilafat Library Rabwah

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۸۲۷

عام چندہ سالانہ پیشگی چار روپے (لعہ)

ہفتہ وار اخبار جوہر انگریزی ماہ کی ۶-۱۳-۲۰-۲۷ تاریخوں کو فاروق قادیان سے شائع ہوتا ہے

فاروق

کرپا لیت ما یشاء علی

جلد ۱۰ | تاریخ ۲۷ ستمبر ۱۹۲۵ء مطابق ۸ ربیع الاول ۱۳۴۴ھ | نمبر ۲۴

سلسلہ کی خبریں

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ خدا کے فضل سے بخیریت ہیں۔

(۲) حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا اپنی بھاوج صاحبہ اہلیہ میر محمد اسمٰعیل صاحب سلمہ اللہ اسسٹنٹ سرجن شملہ کے ساتھ شملہ تشریف لیگئی ہیں۔ میر محمد اسحٰق صاحب پہونچا کر واپس قادیان آگئے ہیں۔

(۳) خاندان حضرت رسالت پناہ میں ہمہ نوع عافیت ہے ممبران خاندان حضرت خلیفۃ اول رضی اللہ عنہ اور حضرت نواب صاحب قبلہ مدظلہم سب طرح خوش خرم ہیں۔

(۴) خاکسار ایڈیٹر فاروق بتقریب جلسہ ہائے احمدیہ نوشہرہ و پشاور آج ۲۷ ستمبر کو یہ اخبار مکمل کرکے جاتا ہے۔ نوشہرہ ۲۸-۲۹ اور پشاور ۳۰ ستمبر بعنایت ۱ اکتوبر ۲۵ء جلسہ ہے۔ انشاء اللہ وہاں سے ۴ اکتوبر تک واپس ہوکر ۶ اکتوبر کا اگلا پرچہ آکر شائع کرونگا۔ اگر ایک دو یوم اشاعت پرچہ میں بوجہ اس سفر تبلیغی کے دیر ہو جائے تو احباب معذور سمجھکر معاف فرماویں۔

(۵) قادیان میں موسمی بخار کا ابھی زور ہے فاروق کا کاتب بھی بیمار ہوگیا۔ اس لئے یہ پرچہ ایک دوسرے کاتب سے بمشکل مکمل کرایا گیا ہے۔ یہ امر مکتوبی ہے۔

عفو ہو آپ کا پھر عفو خطا مشکل ہے

(از منشی عنایت اللہ خان صاحب عنایت لنگوی۔)

خادم حضرت احمد سے دغا مشکل ہے
کون کہتا ہے یہاں طرز وفا مشکل ہے!

ہم جو ہیں راہ خدا پاک کی ہر دم طالب
فرض تبلیغ کا پھر کرنا ادا مشکل ہے!

ہو کے خدام مسیحا نہ بنینگے کاہل
کس کو چھوڑنا اے جان وفا مشکل ہے!

نعرہ توحید کا دنیا کو کریگا بیدار
قصر شکیت ہلا دینا یہ کیا مشکل ہے!

خدمت دیں کا ہو یہ جوش نہ کچھ ہوش رہے
دیں کی تحقیر ہو یہ ضبط ذرا مشکل ہے!

ہو دعا فضل عمر افضل حذا شان حال
کام جو زیر عمل ہو تو وقف مشکل ہے!

وقت بیعت تھا جو اقرار سدا یاد رہے
نظر انداز یہ کر دیں تو بڑا مشکل ہے!

خوب مصرع کسی شاعر کا مجھے یاد آیا
وعدہ تو سہل ہے وعدہ کی وفا مشکل ہے

ہیں گلستان محمد کے شجر دنیا میں
ہو جدا ہم سے ذرا باد صبا مشکل ہے!

شجر شیریں سے زمانہ کو کھلا دیں ثمار
بعض وکیں کی ہو رد ش ہم سے ادا مشکل ہے!

بخش دیں عیب ہا ذرا نظر عنایت سے مجھے
عفو ہو آپ کا پھر عفو خطا مشکل ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کذاب نہیں مزا ہے کونین کی زینت

اک دوست یہ کہنے لگے بالہجۂ غم گیں
زیبا ہے اگر نام ملے بھانڈ کا اسکو
نقالی و دریوزہ گری نام ہے اس کا
بدنام انہیں کرتا ہے کیوں دہر کے اندر
وہ کونسا عنبور ایڈیٹر ہے جہاں میں
جو کفر کے فتووں پہ بھی پھولا نہ سمائے

بدنام زمیندار سے ہے فن ادارت
ہے بسکہ یہ بھانڈوں کیلئے وجہ معیشت
بیچارے مدیروں پہ یہ کیوں آئی پھر آفت
اک طائفۂ ہرزہ سرایان صحافت
ہو سوانگ کا بھرنا جسے سرمایۂ عزت
کچھ کارگر اس کو نہ ہوا اعدا کی شماتت

ملعون ہو مہجور ہو معتوب ہو محبوس
تس پر بھی یہ سمجھے کہ ہے یہ عز و شرافت

دیکھو پئے تمثیل حوادث کا ایڈیٹر
گر کعبۂ زناں جس سے ہوا اظہار سفاہت
گر ناز کناں چوں زن نقارۂ ہندی
باتوں میں نمک اتنا کہ شرمندہ ہوں معشوق
منہ آتا ہے بے وجہ معزز شہ فاکے
یہ طرفہ تماشا ہے اسے روکنے والا
اوروں کا تو کیا ذکر مسیحائے زماں کو
ملہم نہیں مامور نہیں اس پہ یہ اسرار
سب کذبہ ہوا احمدی اور خود بھی تو کل تک
مرزا کو سمجھتا تھا مسیحائے زماں اور
گو جوش میں آکر تھا دوانفس سے جھگڑتا
پھر بھوت جوانی کا چڑھا سر پہ تو یکدم

آوارہ قدم سالک وادیٔ بطالت
گہرزہ سراجس سے ہوا لبطال شرافت
گر عشوہ کناں ہم چو غزالان ولایت
اور آنکھوں سے رہ رہ کے ٹپکتی ہے شرارت
فطرت نے کیا حصے میں شر اسکے ودیعت
کوئی نہیں زیں جادۂ پرفسق وضلالت
خاکش بدہن کوتہ ہے از رہ خشت
تکذیب میں کیا اتری ہے اسپر کوئی آیت
جب تک نہ چڑھا سر پہ تھا شیطان سیاست
اس سلسلہ میں دیکھتا تھا دیں کی صداقت
گو دیتا تھا علامۂ اقبال کو دعوت
سر میں نہ رہی عقل نہ آنکھوں میں مروت

کچھ خوف خدا دل میں نہ ہے شرم پیمبر
کیا جانے دکھائے اسے اعمال کی شامت

میں نے کہا سنکر کہ ذرا صبر سے لو کام
لیکن یہ زمانہ بھی تو محشر سے نہیں کم
اس دور میں اللہ نے یہ فضل کیا ہے
ہے کیفر کردار کو جلدی سے پہنچتا
سالک نے یہ چاہا ہے کہ مرزا کے دہن کو
پر یہ نہیں معلوم کہ خود اسکا رخ زشت

ہر چند کہ ہے دور ابھی روز قیامت
حاصل ہوئی اس عصر میں تاریخ کو جنت
ارزاں ہوئی ایمان کی عرفان کی دولت
ہر راہ رو عرصۂ طغیان وضلالت
لے نوح کریں دنیا میں اک بار جو ہجرت
بچ جائیگا اور چہرے پہ مچھا جائیگی ذلت

اک آن میں سب کارگری ہو جائیگی شیخی
جن و ملک و انس سبھی بھیجینگے لعنت
اس وقت اسے ہوگا یہ معلوم بصد یاس
کذاب نہیں مرزا ہے کونین کی زینت

تبلیغی ٹریکٹ

برادرم محمد یامین تاجر کتب قادیان نے کچھ مدت سے سلسلہ عالیہ کی اشاعت کا عجیب اور نرالا طریق نکالا ہے۔ کہ ہر مذہب و ملت کی تردید میں اور ہر مذہب کے عقائد کے اظہار میں چھوٹے چھوٹے جیبی تقطیع سولہ سولہ صفحات کے ٹریکٹوں کا سلسلہ قائم کیا ہے۔ ہمارے نزدیک یہ بہت اچھا طریق ہے۔ ٹریکٹ نہایت خوبصورت لکھائی چھپائی اعلیٰ اور کاغذ بہت عمدہ لگایا گیا ہے۔ فی الحال حسب ذیل اقسام کے ٹریکٹ چھپکر شائع ہوئے ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی مطبوعہ تقریروں سے

مشابہت مسیحین - پہاڑی وعظ - شیعہ مذہب

لائف اور مشن - پچپن سوالات - اسلام کی برکات

حقیقی مذہب - اصولی اختلافات - عیسائیوں کا خدا -

گوشت خوری

فی الحال دس طرح کے چھپ چکے ہیں۔ ہر ایک کی قیمت فی دو پیسہ اور عمدہ سینکڑہ پتہ ذیل سے منگائیں۔

محمد یامین تاجر کتب قادیان

انیسویں صدی کا مہرشی: - اس کتاب میں پنڈت دیانند بانی فرقہ آریہ کی پُراسرار زندگی بجلی کی روشنی سے دکھائی گئی ہے۔ اور آریوں کو وہ تمام مخفی حالات دیانند کے بتائے گئے ہیں۔ جن سے ۹۹ فیصدی ناواقف ہیں۔ اس کتاب نے آریوں میں ماتم برپا کر دیا ہے۔ نہایت اعلیٰ کاغذ پر عمدہ لکھائی چھپائی سے طبع ہوئی ہے۔ اس کے دس باب ہیں۔ قیمت صرف ۱۰ ار

ازالۃ الشکوک - ایک آریہ نے اسلام پر بیس اعتراض کئے تھے۔ ان اعتراضوں کا مکمل و دندان شکن جواب اس رسالہ میں دیا گیا ہے۔ قیمت صرف ۲ ار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

فاروق

قادیان دارالامان مورخہ ۲۷ ستمبر ۱۹۲۵ء

آیات الہیہ بجواب شہادات دائرہ

(۲)

مولوی ثناء اللہ صاحب نے شہادات کا سلسلہ شروع کرنے سے پہلے اپنے رسالہ کے صفحہ ۳ پر ایک نوٹ دیا ہے جسمیں اپیل کیا ہے۔ کہ

"امت احمدیہ مرزا صاحب کے دعوی مسیحیت موعودہ کے اثبات سے عاجز ہو کر کبھی وفات عیسیٰ پر بحث کرنے لگجاتی ہے۔ کبھی دجال اور اس کے گدھے کی بابت اِدھر اُدھر کی بات شروع کر دیتی ہے جس سے اصل مقصد دور ہو جاتا ہے۔ اس لئے فریقین (محمدی اور احمدی) بالانصاف سے امید ہے کہ مرزا صاحب کے اسی دعوے مسیحیت موعودہ پر مدار بحث رکھا کریں"

فاضل بے بدل کے اس نوٹ کو پڑھنے سے تین باتیں سمجھ میں آتی ہیں۔

(۱) یہ کہ امرتسری ایڈیٹر اہلحدیث کافریقین کو یہ مشورہ دینا کہ وہ مدار بحث مرزا صاحب علیہ السلام کا دعوی مسیحیت موعودہ پر رکھا کریں۔ نہ کہ مسئلہ وفات مسیح اور خروج دجال وغیرہ اس امر کی دلیل ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے نزدیک مسئلہ حیات و ممات مسیح اور خروج دجال دغیرہ کے متعلق صحیح تحقیق اور صداقت پر مبنی اعتقاد وہی ہے۔ جو جماعت احمدیہ رکھتی ہے۔ کیونکہ اگر مولوی صاحب کے نزدیک وفات مسیح کی جگہ حیات مسیح کا مسئلہ ثابت شدہ اور متحقق ہوتا۔ تو مولوی صاحب جیسا ماشاء اللہ باخدا بزرگ اور وفادار متقی جسکا مذہب ہی ہے

"اصل دیں آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفےٰ برجان مسلم داشتن"

ان کے اخبار کی پیشانی پر جلی قلم سے لکھا رہتا ہے کب گوارا کر سکتا تھا کہ مسیح کی حیات کا فیصلہ جو کہ نصوص صریحہ قرآنیہ اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہے چھوڑ کر اور اس کے منکر کو قائل کئے بغیر آگے قدم رکھتا۔ نیز ایسے مسئلہ حیات مسیح کو جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ابطال دعوے کے لئے بطور اساس ہو سکتا ہے اور جس حیات کے اثبات سے حضرت مرزا صاحبؑ کا دعوے خود بخود غلط ہو سکتا ہے۔ اسے ترک کرنے یا اس کے ترک کرنے کی اپیل کرنے اور غلط مشورہ خلاف قرآن و حدیث دینے پر ہرگز زور نہ دیتے۔

(۲) دوسری بات اس نوٹ کے پڑھنے سے یہ ظاہر ہوتی ہے۔ کہ حیات و ممات مسیح کی بحث کیطرف آنے کو مولوی صاحب کا اصل مقصد سے دور سمجھنا بتا رہا ہے۔ کہ احمدی گویا مسئلہ وفات مسیح کی بحث کی قوت سے جو انہیں مولوی صاحب کے نزدیک حاصل ہے۔ لوگوں سے دعوی مسیحیت منوا لیتے ہیں۔ ورنہ اثبات مسیحیت موعودہ سے احمدی بزعم مولوی صاحب اسیطرح عاجز ہیں۔ جس طرح مولوی صاحب فی الحقیقت حیات مسیح کی بحث میں اپنے عجز کو محسوس کرتے ہوئے خلاف ترتیب بحث کا دارومدار صرف دعوی مسیحیت کو قرار دیتے ہیں۔

(۳) تیسری بات یہ سمجھ میں آتی ہے کہ وفات مسیح کی بحث سے جان چھڑانا یا اس بحث کو دور از مقصد قرار دینا ظاہر کرتا ہے۔ کہ مولوی صاحب اس پیشگوئی مسیح موعودؑ کے ہی منکر ہیں۔ اور ان تمام آیات و احادیث کے جن سے مسیح اسرائیلی کی وفات اور مسیح موعودؑ کی آمد اور ظہور کا علم ہوتا ہے۔ دل سے کافر اور اپرا ایمان نہیں رکھتے۔ یا یہ کہ وہ مسیح اسرائیلی کو دل سے فوت شدہ مانتے ہیں۔ لیکن مسیح محمدی کی عداوت سے اس کے انکار کے لئے بہانے تراشنے والی سیرت یہود کا حسب ارشاد نبوی لتتبعن سنن من قبلکم شبرا بشبر پورا نمونہ دکھانے والے ہیں۔ کیونکہ ایک مومن اور متقی شعار اور مامورانِ خدا اور مرسلان برحق کو نظر تو تیر سے دیکھنے والا انسان کبھی بھی یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ وہ مسیح جسکی پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے۔ اور جسکا ایک دنیا انتظار کر رہی ہے جسے اپنی بدقسمتی اور غلطی سے وہی مسیح خیال کر لیا ہے۔ جو عیسائیوں کا مردہ خدا اور اسرائیلیوں کا فوت شدہ نبی ہے۔ اس کی حیات وفات کے مسئلہ کی بحث مسیحیت موعودہ کے مدعی کے دعوے کی بحث سے الگ اور اصل مقصد سے دور ہے۔

لا یمن سفیہ نفسہ

حالانکہ سیدنا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحفہ گولڑویہ کے صفحہ ۱۰۲ میں فرماتے ہیں۔

"یاد رہے کہ ہمارے اور ہمارے مخالفوں کے صدق و کذب آزمانے کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات و حیات ہے۔ اگر حضرت عیسیٰ درحقیقت زندہ ہیں تو ہمارے سب دعوے جھوٹے اور سب دلائل ہیچ ہیں اور اگر وہ درحقیقت قرآن کی رو سے فوت شدہ ہیں۔ تو ہمارے مخالف باطل پر ہیں۔ اب قرآن درمیان میں ہے اسکو سوچو"

(حاشیہ طبع اول صفحہ ۱۰۲)

دھرمپال کا اعتراض

طرفہ ماجرا یہ ہے کہ تارک اسلام بابو دھرمپال صاحب نے جب آریہ مذہب کو قبول کیا تھا۔ تو انہوں نے اسوقت ایک رسالہ "ترک اسلام" نام سے طبع کرایا۔ جس کے جواب میں فاضل امرتسری نے "ترک اسلام" لکھکر شائع کیا۔ دھرمپال نے اسلام پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعتراض کرتے ہوئے نمبر ۱ کا یہ اعتراض کیا۔ کہ

"حضرت عیسیٰ کا آسمانوں پر اُٹھا جانا پیغمبر عربی کا براق پر سوار ہو کر آسمانوں کی سیر اور خدا سے بات چیت کرنا۔۔۔ وغیرہ وغیرہ کیا یہ اس قسم کے ڈھکوسلے ہیں جن سے یہ ثابت ہو سکے کہ خدا زمین پر بھی ہے"

(ترک اسلام ص۴۲)

یہ وہ موقعہ تھا۔ جہاں مولوی ثناء اللہ صاحب کو اپنی قرآن دانی کا ثبوت مخالف اسلام کے سامنے پیش کرنا چاہیئے تھا۔ یہ وہ وقت تھا جبکہ امرت سری فاضل کو اپنے عقائد بالا کا عقلی و نقلی ثبوت دیکر دشمن کا منہ بند کرنا تھا۔ یہ وہ دن تھا کہ ڈبل مفسر قرآن کو مسیح علیہ السلام کا چوتھے آسمان پر زندہ ہونا ثابت کر کے بل رفعہ اللہ الیہ سے خدا کے لئے کسی جہت کا نہ ہونا ثابت کر دکھانا ہے مگر ناظرین حیران ہوں گے جب اس ہمہ دان فاضل مدعی اخبر منہ کا جواب اس کے متعلق سنینگے جو یہ ہے۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کا جواب

مولوی ثناء اللہ صاحب نے اپنی تفسیر ثنائی کا ہی حوالہ دیکر پیچھا نہیں چھڑایا۔ بلکہ تفسیر سے بڑھکر دلائل سے مسیح کا آسمان پر جانا وغیرہ ثابت کیا ہے چنانچہ آپ کیا مدلل فرماتے ہیں۔ کہ

"حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر جانے سے بھی یہی مراد ہے۔ کہ وہ محفوظ جگہ جا پہونچے"

"پیغمبر اسلام علیہ السلام کا آسمانوں کی سیر کرنا بھی اسی لئے تھا کہ خدا اُن کو اپنی قدرت کے نشان دکھا دے۔ جو زمین پر نہ دیکھ سکتے تھے"

(ترک اسلام مؤلفہ ثناء اللہ ص۴)

ناظرین! آپ نے ملاحظہ فرمالیا کہ امرت سری ملاں مسیح کے آسمان چہارم پر جانے کا قائل نہیں۔ آسمان پر جانے کے وہ مرادی معنی لیتا ہے کہ محفوظ جگہ جا پہونچے۔ اب وہ محفوظ جگہ آسمان تو مولوی صاحب کے نزدیک نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ آسمان ایک معروف چیز ہے جسکا حدیثوں میں خاص طور پر ذکر موجود ہے۔ اور مسیح کا چوتھے آسمان پر قیام پذیر ہونا اہلحدیث کے عقائد میں ہے۔ پھر آسمان سے کچھ اور مرادی معنے لینا اور چرخ چہارم پر مسیح کا نہ ہونا مولوی ثناء اللہ صاحب کا عقیدہ ہے ورنہ وہ آسمان کے مرادی معنے کیوں بیان کرتے صاف لکھتے کہ ہاں مسیح چوتھے آسمان پر تو ضرور ہے۔ اور اس کے عقلی و نقلی دلائل یہ یہ ہیں۔ مگر کوئی دلیل نہیں بیان کرتے۔ اور صاف آسمان پر جانیکا انکار آسمان کے مرادی معنے لیکر کر جاتے ہیں۔ اور معراج آسمانی کے دلائل تو اتنے دئے ہیں کہ جسکا شمار بھی نہیں ہو سکتا۔ اور وہ للذبہ من ابتنا پر ختم ہیں۔ کیا اب بھی مولوی ثناء اللہ صاحب کے متعلق کوئی شبہ ہو سکتا ہے۔ کہ وہ ہرگز حیات و صعود مسیح الی السماء کے دل سے قائل نہیں ہیں۔؟

الحمد للہ کہ مولوی صاحب کے نوٹ کی کافی تردید ہم نے بفضلہ تعالےٰ کر دی ہے۔ آئندہ نمبر میں انشاء اللہ ان کی شہادت پیشکردہ پر نمبر وار نظر ڈالی جائیگی۔

فروغ کی کہانی ایڈیٹر کی زبانی

برادران سلسلہ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے بار بار آپ کو اس طرف توجہ دلانیکی ضرورت نہیں۔ کہ آپ کا اور ہمارا مقصد بفضلہ تعالےٰ ایک ہی ہے۔ اور وہ اشاعت اسلام و تبلیغ سلسلہ عالیہ احمدیہ ہے۔ اور اس خیال میں آپ میرے ساتھ شریک ہونگے۔ کہ تبلیغ سلسلہ کے لئے احمدیہ پریس۔ یعنی اخبارات سلسلہ کو نہایت موثر اور مضبوط بنانیکی از حد ضرورت ہے۔

کسی دانشمند افراد سلسلہ کو اس سچائی سے انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ قوموں کی زندگی اور ترقی کا مدار ایک بڑی حد تک اس کے پریس یعنی اخبارات پر ہے۔ اور صرف اخبارات اور پریس ہی کسی قوم کی زندگی اور طاقت کا ظاہری ذریعہ ہوتے ہیں۔ ان اقوام کی تاریخ ترقی کے مطالعہ سے جو اس وقت مہذب ترین کہلاتی ہیں۔ اور جو ترقی کے اعلیٰ ترین مدارج حاصل کر چکی ہیں۔ یہ یقینی طور پر ثابت ہوتا ہے۔ کہ اُن کی ترقی کا راز ان کے اخبارات ہیں۔ جو عوام کو سچا شہری بنانے اور ان کے اپنی اقوام اور ملک کے متعلق جو فرائض ہیں۔ سکھانے کے لئے بہترین معلم ثابت ہوتے ہیں۔ کسی قوم کی زندگی اور آزادی کا اندازہ اس کے اخبارات سے لگایا جاتا ہے۔ موجودہ زمانہ کی کشمکش صاف بتلا رہی ہے۔ کہ اس زمانہ میں صرف وہی قومیں زندہ رہ سکتی ہیں۔ جو انقلابات زمانہ کا پوری طاقت سے مقابلہ کرنے کے لئے تیار رہیں۔ اور اس تیاری کیلئے لازمی ہے۔ کہ قوم کو اس کے فرائض کی سچی تعلیم دیجائے ہماری ہمسایہ قوم آریہ ہندوؤں نے اس گُر سے کافی فائدہ حاصل کیا ہے۔ اور اپنی قوم اور مذہب کے لئے دوسروں کو کچلنے کی ہر جائز و ناجائز کوشش کی ہے۔ اتحاد اتحاد کی پکار مچانے والوں نے بھی قوم کو صدمہ پہنچانے سے گریز نہیں کیا۔ ہمارا یہ منشاء نہیں ہے کہ ہم اتحاد کے مخالف ہیں۔ ہم اتحاد کے حامی ہیں۔ مگر جو اتحاد اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کے ماتحت ہو۔ اور خود غرضانہ پالیسیوں سے پاک۔ نہ وہ اتحاد کہ جو ؎

برزبان است اتحاد و در دل شاں اعتناد

کا مصداق ہے۔ ہم دل سے اتحاد کے حامی ہوتے ہوئے یہ چاہتے ہیں۔ کہ مذہب اسلام اور قوم مسلم کے حقوق کی پوری حفاظت کیجائے۔ جیسا کہ برادران وطن کر رہے ہیں۔ اور وہ طریق اخبارات سے ہی معلوم ہو سکتے ہیں۔

اخبارات سلسلہ کی ترقی اشاعت کیلئے جو کچھ ابتک احباب سلسلہ سے عرض کیا جا چکا ہے۔ وہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چندان نتیجہ خیز اور موثر نہیں ثابت ہوا۔ جسکی اصلی وجہ یہ ہے کہ احمدی قوم کا کثیر حصہ اخبارات کی ضرورت اور اس کی توسیع اشاعت کیطرف سے مطلق بے پروا اور ناواقف ہے۔ اور جو محدود اصحاب اخبارات سلسلہ کے خریدار ہیں۔ وہ اپنا فرض اسی قدر خیال کرتے ہیں کہ وہ خود اخبار خرید لیں۔ حالانکہ انکا قومی فرض ہے کہ اپنی قوم کے تعلیم یافتہ افراد کو بار بار خریداری اخبارات سلسلہ کی طرف توجہ دلاتے اور فی زمانہ جو ضرورت بدیس کی مضبوطی کی ہے۔ اس سے انہیں واقف کرتے رہنا چاہیئے۔ حیرت اور تعجب کا انعام ہے کہ لاکھوں کی جماعت میں سلسلہ کے اخبارات کے خریدار ہزاروں بھی نہیں۔

قبل ازیں سالہا سال سے یہ اپیل شائع ہو رہی ہے۔ کہ سلسلہ کے ہر ایک اخبار کی اشاعت کم از کم ایک ایک ہزار تک پہونچانی قوم کا فرض ہے۔ لیکن افسوس سے دیکھا جاتا ہے۔ کہ آجتک یہ تعداد پوری نہ ہو سکی۔ پھر غور کرو کہ کس طرح سلسلہ کے اخبار زندہ رہ سکتے ہیں۔

فاروق نے امسال اپنی پوری کوشش سے یہ التزام رکھا۔ کہ ٹھیک وقت پر ہفتہ وار فاروق نکلتا رہے۔ اور خدا کے فضل سے اب تک جسکو پوری شش ماہی اس پرچہ کے ساتھ گذر گئی ہے۔ فاروق اپنے وقت پر نکلتا رہا ہے۔ مضامین کے لحاظ سے بھی میں اپنے گذشتہ تجربہ کی بنا پر یہ کہتا ہوں کہ سال رواں میں مفید اور عمدہ اور علمی مضامین فاروق میں چھپتے رہے ہیں۔ جسکے لحاظ سے بھی فاروق گذشتہ سالوں سے بڑھتا رہا ہے۔ گذشتہ سالوں میں صرف آٹھ صفحہ کا پرچہ نکلتا تھا۔ اس سال ترقی اشاعت کی امید پر بجائے ۸ صفحہ کے ۱۲ صفحہ کا کر دیا کاغذ بھی اپنی سابق کے مطابق اچھا لگایا۔ اس ساری کوشش و خوبی کے باوجود فاروق کی اشاعت ایک ہزار تو رہی درکنار ابتک دو سو بھی نہ ہوئی۔ اب بتاؤ کہ ایڈیٹر کا اس میں کیا قصور ہے۔ میں تو اپنے فرض سے زیادہ بھی ادا کر رہا ہوں۔ مگر آپنے اپنا فرض ذرا بھی نہ پہچانا۔

اب میں ان چند سطور کے ذریعہ پھر آپ سے اپیل کرتا ہوں کہ اگر آپ فاروق کا اسی رفتار اور اسی حالت پر جاری رہنا پسند کرتے ہیں۔ کہ ۱۲ صفحہ کا ہو۔ برابر وقت پر ہفتہ وار نکلتا رہے مضامین بھی اسی طرح مفید و دلچسپ ہوں۔ تو تمام خریداران موجودہ ایک ایک حصہ خریدار مزید عطا کر کے قومی فرض سے بھی سبکدوش ہوں اور اپنے قومی پرچہ کو بھی زندہ رکھ سکیں اور ثواب امداد بھی حاصل کریں۔ اور خادم سلسلہ ایڈیٹر فاروق کو بھی شکر گذاری کا موقعہ بخشیں۔

کیا ہر ایک احمدی جو فاروق کا خریدار ہے ایک ایک خریدار پیدا کرنے سے عاجز ہے؟ یا اس کے احباب اور دوستوں میں کوئی فاروق کے لئے خریدار نہیں مل سکتا۔ یا وہ خریدار پیدا کرنا اپنی کوئی ہتک سمجھتے ہیں۔ یا ان کی بات کا کوئی دوست مانتا نہیں ہے۔ یہ سب وہم اور خیال خام ہیں صرف توجہ۔ احساس۔ فرض شناسی ضرورت وقت۔ زمانہ شناسی اور سچی ہمدردی کی ضرورت ہے۔ پھر کوئی مشکل نہیں۔ کہ ایک کی جگہ کئی کئی خریدار نہ مل جائیں +

کیا سلسلہ کے وہ تعلیم یافتہ اصحاب جو کوئی اخبار نہیں خریدتے ایسے نادار ہیں کہ دو روپیہ ششماہی بھی ادا کر کے اخبار نہیں خرید سکتے؟ یہ غلط ہیں خدانخواستہ احمدی ایسے نہیں۔ کہ وہ اتنی ناچیز قربانی کر کے سلسلہ کے اخبار کو خریدنے سے انکار کر دیں۔ اب میں فاروق کی اس اپیل کے جواب کا منتظر ہوں + والسلام

القول الصحیح لمسکرونات المسیح

ناظرین فاروق اور احباب سلسلہ کو معلوم ہوگا کہ علماء دیوبند نے چند سالوں سے اسلام یہود کی یصدون عن سبیل اللہ والی ڈیوٹی لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس پیشگوئی کو جو لتتبعن سنن من قبلکم شبرا بشبر الخ فرمائی تھی۔ یعنی تم یہود و نصاریٰ کی بالشت بہ بالشت چال چلو گے۔ پورا کرنے اور علماء ھم شر من تحت ادیم السماء کا صحیح اور سچا مصداق بننے کا بیڑا اٹھا رکھا ہے۔ اور ہر سال ان میں کا در بھنگی بنگلہ قادیان میں آکر نئے نئے پارٹ ادا کرتا رہا ہے۔ اسی بدعادت کے مطابق سال رواں میں بھی وہی مرتضیٰ حسن پیرنا بانی جامعہ عربیہ احمدیان میں ایکٹ کرنے آیا۔ تو ساتھ ہی اپنے ایک ڈرامہ بھی چھپوا کر لایا۔ جسکو تمام اکابر علمائے دیوبند نے اپنی متفقہ طاقت سے تیار کر کے "الجواب الفصیح لمسکر حیات المسیح" نام رکھا۔ گو اس ڈرامہ کو بدر عالم کے نام سے شائع کیا۔ لیکن حیات مسیح ثابت کرنے کے لئے اپنی تمام حیات کی پونجی صرف کر دی۔ جتنا علم آتا تھا وہ سب اگل دیا۔ جو رٹ طب دیا۔ بس یاد تھا۔ سارا ہی سنا دیا جتنی طاقت تھی سب کی سب ہی صرف کر دی۔ مگر حیات مسیح ثابت نہ کر سکے۔ باوجود اس بے بضاعتی کے اس ڈرامہ کو طالب حق کے لئے "شمع ہدایت" بتایا ہے۔ ہر چند مسئلہ حیات مسیح ایسا لچر اور نامعقول شرک کا مجسمہ ہے کہ جسکا اہل علم یا ذی شعور نام لیتے ہی گھبراتے ہیں۔ مگر ان دیوبند کے لئے ابھی اس مسئلہ میں مجال سخن باقی نظر آتی تھی۔ تب ہی تو ایسے کمزور مسئلہ پر انگلی کٹا کر شہیدوں میں داخل ہونا چاہا ہے۔ کون نہیں جانتا کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے دفاتر مسیح کو ایسے لاجواب اور ناقابل تردید مسکت خصم دلائل عقلی و نقلی و مشاہدہ و تاریخ ماضی و حال و استقبال سے ثابت کر دیا ہے۔ کہ حیات مسیح ماننے والوں کے لئے بجز اسکے گفتگو نہیں باقی رکھی۔ مگر نااہل اور کج فہم لیکن متکبر اور مغرور دیوبندیوں کی دماغی اصلاح کے لئے ضروری سمجھا کہ ان کے ڈرامہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

متذکرہ بالا کی بھی دھجیاں اڑادی جائیں۔

بنا بریں خاکسار ایڈیٹر فاروق نے مکرم محترم استاذ الاساتذہ زبدۃ العلماء الراسخین عمدۃ الفضلاء المتبحرین فخر المتکلمین خاتم المفسرین حقیقت آگاہ حضرت مولانا المولوی نعمومہ فیوضہٗ وطول حیاتہ کی خدمت میں دیوبندی ڈرامہ پیشکر کے درخواست کی کہ آنمکرم بھی چونکہ بزمان ماضی دیوبند میں تحصیل علوم فرما چکے ہیں۔ اس لئے جناب کا حق ہے کہ اس پر نظر فرماویں اور باوقات فرصت دیوبندیان کی اغلاط فاحشہ اور تعلیات بیجا اور دجل ناروا اور شقاوت ازلیہ کا اظہار فرما کر مخلوق خدا اور صاحبان فہم وذکا کو شکر گذاری کا موقعہ بخشیں۔ الحمد للہ کہ حضرت شاہصاحب مدظلہ العالی نے خاکسار کی درخواست کو بسمع قبول سنکر تعلیات احمدیہ کالج کے دنوں میں جبکہ آپ سفر بمبئی وغیرہ کیلئے تشریف لے گئے۔ اس سفر میں دیوبندی ڈرامہ پر سرسری نظر فرما کر جدید مدعیان حیات مسیح کی قابل دید خبر لے ڈالی اور کماحقہ ان کے مالیخولیہ کا علاج فرما دیا۔

جزاھم اللہ احسن الجزاء

اور حیات مسیح کی تردید اور وفات مسیح کا ثبوت اور دلائل دیوبندیان کی قرار واقعی تغلیط وتنقیض فرما کر مسودہ بھیج عطا فرما دیا۔

اب میرا ارادہ اسکو رسالہ کی صورت میں طبع کرنے کا ہے۔ اور میری خواہش ہے کہ وہ کثیر تعداد میں شائع کیا جائے۔ لیکن اس کے لئے روپیہ کی ضرورت ہے۔ اس لئے اگر احباب جو اسکو خریدنا چاہیں۔ یا مفت تقسیم کرنا چاہیں۔ وہ از راہ ثواب کم از کم ایک ایک روپیہ پیشگی قیمت یا امداد کے طور پر ارسال کر کے ثواب حاصل کریں۔ تب میں اس رسالہ کو جلد جلسہ سالانہ تک چھپوا سکتا ہوں۔ اور اگر پانسو درخواست خریداری اس رسالہ کی آجاوے تب بھی میں اسکو طبع کرا دونگا۔

درخواستوں کے ساتھ قیمت بھیجنے کی ضرورت نہیں۔ صرف پانسو درخواست مطلوب ہے۔

تاکہ میں اس کے طبع کرنیکا جلد انتظام کر سکوں بغیر ان مندرجہ بالا ہر دو تجاویز میں سے کسی ایک کے بجالانے کے میں طبع کرنے سے کچھ وقت تک معذور رہوں۔ رسالہ ہذا کا نام "الجواب الصحیح لمن کذب وفات المسیح" ہے۔ جس کی قیمت اندازاً ۸ر سے زیادہ نہ ہوگی +

(منتظر جواب خاکسار ایڈیٹر فاروق)

مسیحی صاحبان کے ایک ہزار ایک سوال

حل طلب

سوال نمبر ۷۸

آیات مذکورہ بالا متی باب ۱۹ آیات ۱۶، ۱۷ میں ۱۸۹۲ء کی انجیل میں لکھا ہے۔ اور دیکھو ایک شخص نے اس سے کہا۔ اور انجیل ۱۹۰۸ء میں لکھا ہے۔ ایک شخص نے پاس آکر اس سے کہا یہ پاس آکر کا لفظ گذشتہ سو سال کی شائع انا جیل میں نہ تھا۔ اور پندرہ سولہ سو سال سے جو انا جیل مے ٹن دیونانی زبانوں میں شائع ہوتی رہی۔ ان میں کبھی نہ تھا۔ اور کئی سو سال سے جو انجیل ولایت میں انگریزی زبان میں گرجوں کے اندر پڑھی جاتی رہی تھی۔ اس میں کبھی نہ تھا اب ہزار یا اس سے زیادہ سال کے بعد اہل ہند پر یہ کیوں مہربانی کی گئی۔ کہ یہ الفاظ اردو کی انجیل میں بڑھائے گئے۔ اور اگر اس کا نام تحریف نہیں تو پھر تحریف کس کو کہتے ہیں۔ مہربانی کر کے مطلع فرمادیں ؛

سوال نمبر ۷۹

مذکورہ بالا آیات میں ۱۸۹۲ء کی انجیل میں لکھا ہے۔ اے نیک استاد۔ مگر موجودہ انا جیل میں صرف اے استاد لکھا ہے۔ لفظ نیک کو اڑا دیا گیا ہے۔ یہ نیک کا لفظ سو سال کی شائع شدہ انا جیل ہند میں موجود تھا۔ اور قریباً پندرہ سولہ سو سال سے جو انا جیل مے ٹن دیونانی زبانوں میں شائع ہوتی رہیں۔ ان میں بھی موجود تھا۔ اور کئی سو سال سے جو انجیل ولایت انگلستان میں انگریزی زبان میں گرجوں کے اندر پڑھی جاتی ہے۔ ان میں بھی اب تک موجود ہے۔ اب ہزار یا اس سے زیادہ سالوں کے بعد اہل ہند پر یہ کیوں مہربانی کی گئی ہے۔ کہ یہ نیک کا لفظ اردو کی انا جیل میں سے خارج کر دیا گیا ہے۔ اور اگر اس کا نام تحریف نہیں تو پھر تحریف کس کو کہتے ہیں۔ مطلع کر کے مشکور فرماویں ؛

سوال نمبر ۸۰

مذکورہ بالا آیات میں ۱۸۹۲ء کی مطبوعہ انجیل میں لکھا ہے۔ تو مجھے نیک کیوں کہتا ہے۔ اور ۱۹۰۸ء کی انجیل میں مرقوم ہے۔ تو مجھ سے نیکی کے بابت کیوں پوچھتا ہے۔ ان ہر دو فقروں کے نفس مضمون میں بہت بڑا فرق ہے۔ یا تو پہلا فقرہ الہامی ہے۔ اور دوسرا جعلی۔ یا دوسرا الہامی ہے اور پہلا جعلی۔ لیکن پہلا فقرہ گذشتہ پندرہ سو سال سے زائد عرصہ سے عیسوی گرجوں میں پڑھا جاتا رہا۔ اور اب بھی یوروپ امریکہ کے اکثر عیسائی گرجوں میں برابر پڑھا جاتا ہے۔ اور دوسرا فقرہ اب ہندوستانی انجیلوں میں پہلے کو نکال کر داخل کیا گیا ہے۔ اس تحریف و تبدیل کا باعث کیا ہے۔ اور کیا اب بھی انجیلوں کو محرف ومبدل کہنا جائز ہے یا نہیں۔ واضح کر کے مطلع فرمادیں۔ مشکوری ہوگی ؛

سوال نمبر ۸۱

ایسا ہی مذکورہ بالا آیات میں ۱۸۹۲ء کی مطبوعہ انجیل میں تو لکھا ہے۔ نیک تو کوئی نہیں۔ مگر ایک یعنی خدا اور ۱۹۰۸ء کی انجیل میں لکھا ہے۔ کہ نیک تو ایک ہی ہے یہاں سے خدا کا لفظ اڑا دیا گیا ہے۔ کیا پہلے الہامی کلام میں خدا کا لفظ موجود نہ تھا۔ اور کسی شخص نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے پاس سے ڈالدیا تھا۔ اور پندرہ سو سال کے بعد اب آکر معلوم ہوا۔ اگر اب معلوم ہوا تو کسی الہام کے ذریعہ سے معلوم ہوا۔ مطلع کریں۔ بہت ہی عنایت ہوگی ؛

سوال نمبر ۸۲

مطلع فرمائویں۔ کہ کیا ایک الہامی کتاب میں اگر کچھ شبہ ہو جائے۔ کہ آیا اسکی بعض عبارات و الفاظ اصل الہامی ہیں۔ یا جعلی ہیں۔ اور بعد میں کسی نے ملادئے ہیں۔ تو اس شبہ کے دور کرنے کا کلیسیا نے کیا طریق مقرر کیا ہے۔

سوال نمبر ۸۳

ہمارے خیال میں ایسے مشتبہ کلام کی صحت کے واسطے صرف ایک ہی طریق ہو سکتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ پھر اپنے فضل و کرم سے ایک نیا ملہم ہمارے درمیان مبعوث کرے۔ جو اللہ تعالیٰ کی پاک وحی سے مشرف ہو کر ہمیں ایک نئی کتاب عطا فرماوے۔ جس سے پہلی مشکوک اور مشتبہ کتب کی طرف رجوع کرنے کی حاجت نہ رہے۔ چنانچہ انجیل کے بعد قرآن پاک کی وحی نازل ہوئی جس میں انجیل وغیرہ سب پہلی کتب کا خلاصہ ہے۔ اور جو ہمارے لئے ضروری ہے سب موجود ہے۔ بیشتر اس کے کہ ہم پچھلے اخلاص کے ساتھ عیسائی بھائیوں کو نصیحت کرتے ہیں۔ کہ ان مشتبہ اناجیل کے بہت سے نسخوں کو چھوڑ کر کلام پاک قرآن شریف کی معتبر اصلی بے تحریف کتاب کی پیروی کریں۔ فرماتے کیا رائے مبارک میں آتا ہے۔

سوال نمبر ۸۴

پھر اللہ پاک نے اس زمانہ میں [illegible] کے مطابق ایک نبی بھیجا ہے۔ جس نے اللہ تعالیٰ کی پاک وحی کے ماتحت سچ اور جھوٹ میں تمیز کرنی ہے۔ اور منشاء الٰہی سے مخلوق خدا کو آگاہ کرنا ہے۔ آپ کا بھلا ہوگا۔ اور آپ کو صحیح نجات حاصل ہوگی۔ اگر آپ اس کے جھنڈے تلے امن اور یقین کو پاکر حقیقی تشفی کو پائیں اور اس کی راہ نمائی میں ہر قسم کے انجیلی شکوک و شبہات سے پاک ہو کر خدا کے قرب میں نجات حاصل کریں۔ اور دائمی مکتی کے وارث بنیں۔ فرمائیے یہ کیسی عمدہ بات ہے۔ کیا آپ اس خیر خواہی اور نصیحت کی بات کو ماننے کے واسطے طیار ہیں؟؛

ایڈیٹر اخبار سٹار لنڈن کی نالائق حرکت سے مسلمانوں کی دلآزاری

(از حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب سابق مبلغ احمدی مشنری لنڈن و انقہ)

یورپین لٹریچر اسلام کے خلاف غلط فہمیوں سے بھرا ہوا ہے۔ اور نئی کتب اور رسالے اور اخبارات آئے دن اس میں اضافہ کرتے رہتے ہیں۔ جب عاجز لنڈن میں تھا۔ تو وہاں کے مشنری پادریوں نے افریقہ کے گانوں اور بستیوں کی ایک نمائش گاہ بنائی۔ اور اس میں یہ بھی دکھایا کہ کس طرح بچوں کو چوری پکڑا جاتا اور غلام بنایا جاتا ہے۔ اس نمائش کا اشتہار لنڈن کے سب سے زیادہ ارزاں روزانہ اخبار دی سٹار (النجم) میں شائع ہوا۔ اور اشتہار کی سرخی تھی کہ اسلامی جھنڈے تلے برائے بردہ فروشی۔ مجھے اس اشتہار کو پڑھکر بہت ہی رنج ہوا۔ کہ بردہ فروشی افریقہ میں اول تو خود عیسائی صدیوں سے کراتے رہے۔ اور اب بھی ان کے حکمران ہوئے اور عادت ڈالے ہوئے ہیں۔ تو وہاں کے مشنری اگر اپنی ناپاک روش کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔ تو اس کا نام اسلامی جھنڈے کیوں؟ میں جا کر مشتہر پادری سے ملا۔ نمائش کے افسروں سے ملا۔ اور بالآخر اسی اخبار سٹار اور دیگر روزانہ اخباروں میں اس عنوان اور طرز بیان کے خلاف مضامین دئے جو اخباروں نے بخوشی شائع کئے۔ اور اس کے عوض میں منجملہ اور فوائد کے ایک فائدہ یہ ہوا۔

ایک صاحب لفٹنٹ فرگن نام کے ساتھ خط و کتابت شروع ہوئی۔ اور انہوں نے اسلام قبول کیا۔ اور ایک اور صاحب بھی اسلام کی طرف مائل ہوئے۔

حال میں اسی اخبار سٹار نے ایک ناپاک کارٹون شائع کیا۔ جو ۱۰ اگست ۱۹۲۵ء کو شائع ہوا ہے اس کارٹون میں رسول پاک محمد المصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک تمسخرانہ چھوٹی سی تصویر بالمقابل مشہور کریکچر ہابس کی شاندار تصویر کے شائع کی گئی ہے۔ اور دنیا کے دیگر مشاہیر کی جن میں حضرت آدم علیہ السلام بھی شامل ہیں۔ ایسی ہی مضحکہ انگیز تصاویر بنائی گئی۔ عیسائی دنیا کے واسطے ایسی تصاویر کا بنانا کوئی عیب کی بات نہیں۔ اگر خود ان کے خدا یسوع مسیح کی ایسی تصاویر بنائی اور شائع کی جائیں۔ تو چنداں اہل ملک پرواہ نہ کریں۔ لیکن اسلامی دنیا کی نگاہ میں جو عزت اور حرمت انبیاء پاک کی اور بالخصوص سرور انبیاء سید الرسل حضرت خاتم النبیین محمد المصطفیٰ والمجتبیٰ کی ہے۔ اس کے لحاظ سے وہ ہرگز برداشت نہیں کر سکتے۔ کہ اس محبوب خدا کی ایسی ہتک کی جائے۔ اگر اشتہار اخبار ہندوستان میں ہوتا۔ تو معلوم نہیں کہ کسقدر عملی فساد اس کی حرکت سے برپا ہو جاتا۔ لیکن اب بھی اس خبر سے جو رنج اور غم مسلمانوں کے دلوں کو پہنچ رہا ہے۔ وہ ناقابل برداشت ہے۔

ہمارے عزیز بھائی مولوی رحیم بخش صاحب ایڈیٹر نے مومنانہ غیرت کے ساتھ اس کارٹون کو دیکھتے ہی فوری کارروائی کی۔ اور بادشاہ کے حضور ایک نہایت پر درد چٹھی اس کے خلاف لکھی۔ اور اس کی نقلیں چھپوا کر تمام اخباروں کو روانہ کیں۔ حضرت درد کی اس چٹھی کی خبر پاکر مصر کے اخباروں نے بھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس پر پرزور مضمون لکھے۔ اور ہندوستان کے اخباروں میں اس کے متعلق مضمون نکل رہے ہیں۔ ہم اپنے عزیز دوست کو مبارک باد کہتے ہیں۔ کہ اس نے رسول پاک کی عزت کی خاطر بروقت مناسب کارروائی کی۔ اللہ تعالےٰ اس کی ہمت اور کام میں برکت دے۔ اور اسے تبلیغ کے کام میں کامیاب کرے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ گورنمنٹ اخبار اسٹار کے اڈیٹر اور پبلشر کے خلاف ایسی مناسب کارروائی کریگی جو نمونہ عبرت ہو کر آئندہ اخباروں کے واسطے اصلاحیت کی راہ قائم کر دے گی ؛

وصیت نمبر ۲۲۶۳

میں مصباح الدین احمد ولد حکیم شہاب الدین صاحب قوم شیخ ساکن قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور کا ہوں جو کہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں مگر نظارت دعوۃ وتبلیغ کا ۱۵ ماہوار کا زندگی وقف کنندہ کارکن ہوں۔ میں اپنی ماہواری آمدنی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور اگر میری وفات کے وقت کوئی میری جائداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو تو اس سے بھی دسواں حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو وصول کرنے کا حق ہوگا۔ ۱۲ر فروری ۱۹۲۵ء

گواہ شد — العبد

محمد فخرالدین احمدی ملتانی — خاکسار مصباح الدین احمد مہاجر قادیان

گواہ شد

خاکسار محمد اسمٰعیل مدرس مدرسہ احمدیہ

وصیت نمبر ۲۲۸۵

میں مرزا محمد حسین ولد مولوی محمد اسمٰعیل قوم مغل ساکن ترگڑی تحصیل وضلع گوجرانوالہ کا ہوں۔ جو کہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری جائداد قیمتی ایک ہزار روپیہ کی بہ تفصیل ذیل ہے۔ ایک کنال زمین قیمتی ۱۵۰ واقعہ محلہ دارالرحمت نصف حصہ جائداد خانگی ۱۵۰ روپیہ زیور قیمتی صدر میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز آئندہ کے لئے بھی یہ وصیت کرتا ہوں کہ اگر میری وفات پر کوئی مزید جائداد میری ملکیت میں ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ دسویں حصہ کی مالک وقابض صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ جو رقم اپنی زندگی میں بمد وصیت ادا کر کے رسید حاصل کر لوں وہ رقم وصیت کی رقم میں سے مجرا کی جاویگی + والسلام

۱۵ر مارچ ۱۹۲۵ء

العبد

مرزا محمد حسین احمدی موصی

گواہ شد

احمد دین بقلم خود

گواہ شد

کرم رسول مدرس ترگری بقلم خود

وصیت نمبر ۲۳۰۴

میں امت العزیز بنت قاضی فضل کریم صاحب قریشی ساکن قادیان کی ہوں۔ جو کہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

(۱) میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

(۲) اور جو رقومات میں اپنی زندگی میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل کر کے رسید حاصل کر لوں۔ ایسی تمام رقومات حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جاویں گی۔

(۳) میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

حق مہر مبلغ پانصد روپیہ زیور وبرتن وغیرہ مبلغ ارڑھائی صد روپیہ۔

۶ر مئی ۱۹۲۵ء

گواہ شد

محمد ظہور الدین اکمل عفی عنہ

العبد

امت العزیز زوجہ پیر رشید احمد ارشد

گواہ شد

رشید احمد ارشد خاوند موصیہ

جوہر شفا نئی زندگی

یہ خشک سفوف ہے۔ جس کا تجربہ دس سال تک کیا گیا ہے۔ پرانا بخار دکھانسی خشک یا تر ملغم خون آتا ہو۔ سل کے کیڑوں کو فنا کرتا ہے۔ تپ دق کو جس سے حکیم وڈاکٹر بھی عاجز ہوں۔ مرد وعورت سب کو یکساں مفید۔ قیمت نہایت کم جو سو روپے کو بھی مفت ملنی تو نہ تھا۔ علاوہ محصول ڈاک جو ایک ماہ کو کافی ہے۔ حکیموں کو بھی اس کا مطلب میں رکھنا ضروری ہے۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہوتا ہے ؛

المشتہر

ایس عزیز الرحمن قادر بخش انجنیر قادیان پنجاب

مشین گن اس رسالہ میں ویدوں پر دس فائر ایسے چلائے گئے ہیں۔ جنسے ویدوں کے الہامی ہونے کا دعوے خاک میں ملا دیا ہے۔ اور ثابت کر دیا ہے کہ وید خدا کے کلام نہیں ہو سکتے قابل دید نا قابل تردید رسالہ ہے۔ قیمت صرف ۱/۰ منیجر فاروق سے طلب کریں۔

(فاروق پریس قادیان میں باہتمام قاسم علی پرنٹر وپبلشر وپروپرائٹر چھپکر فاروق منزل سے شائع ہوا)